1961_2_9_13

1961 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپوٹس 2

دی کمشنر، آف انکم ٹیکس مدھیہ پردیش اور بھوپال، ناگپور

بنام

بھوپال ٹیکسٹائلز لمیٹڈ، بھوپال۔

17اکتوبر1960

ایس۔کے۔داس، ایم۔ہیدایت اللہ، اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز۔

انکم ٹیکس-غیر رہائشی کمپنی کے ذریعہ سامان کی فراہمی-ادائیگی کی جگہ، جب بیچنے والے کے ذریعہ رقم کی وصولی کی جگہ-بینک جب بیچنے والے کا ایجنٹ ہو-ریلوے رسید، اگر سامان کے عنوان کی دستاویز ہو-سامان میں جائیداد، جب خریدار کو منتقل کی جائے۔

مدعا علیہ، ایک غیر رہائشی کمپنی، اکاؤنٹنگ سال میں سامان کی فراہمی کرتی تھی جسے برطانوی ہندوستان میں خریداروں کو ایف۔او۔آر بھوپال بھیجا جاتا تھا۔ریلوے کی رسیدیں بھوپال کے ایک بینک کے حوالے کی گئیں جن میں ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ریلوے کی رسیدیں خریداروں کے حوالے کریں، جنہیں صرف بل کی ادائیگی اور وصولی چارجز کی وصولی پر مرسل الیہ کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔قابل ٹیکس علاقے کے اندر بینک کی شاخوں نے خریداروں سے واجب الادا رقم اکٹھا کی اور انہیں مدعا علیہ کے وصول پر بھوپال منتقل کر دیا۔

سوال یہ تھا کہ آیا سامان میں ہونے والا منافع برطانوی ہندوستان میں موصول ہوا تھا یا سمجھا گیا تھا۔

منعقد: قرار دیا گیا کہ کمشنر انکم ٹیکس بنام پی ایم راٹھوڈ اینڈ کمپنی میں اس عدالت کا فیصلہ اس معاملے پر لاگو ہوتا ہے اور آمدنی، منافع یا منافع کو قابل ٹیکس علاقے کے اندر موصول ہوا سمجھا جانا چاہیے۔

ایجنٹ کو ادائیگی کی حقیقت اس جگہ کا تعین کرتی ہے جہاں بیچنے والے کو رقم موصول ہوتی ہے۔چونکہ فوری صورت میں ریلوے رسیدیں بینک کے ذریعے خریداروں کے حوالے نہیں کی جاتی تھیں، بیچنے والے کی ہدایات کے مطابق، جب تک کہ بینک کو سامان کی قیمت کی ادائیگی موصول نہ ہو جس کی ہدایات خریداروں کو کاؤنٹرمینڈ نہیں کر سکتے، یہ بینک کو بیچنے والے کا ایجنٹ بنانے کے لیے کافی تھا۔

منعقد: یہ بھی مانا جاتا ہے کہ ریلوے رسید سامان کے حق کا ایک دستاویز ہے، اور تمام مقاصد کے لیے، سامان کی نمائندگی کرتی ہے۔ جب ریلوے کی رسید ادائیگی پر مرسل الیہ کنندہ کے حوالے کی جاتی ہے، تو سامان میں موجود جائیداد منتقل کر دی جاتی ہے۔

کمشنر انکم ٹیکس بنام پی ایم راٹھوڑ اینڈ کمپنی، (1960) 1 ایس سی آر 401، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1957 کی دیوانی اپیل نمبر 755۔

1953 کے متفرق دیوانی کیس نمبر 240 میں سابق ناگپور ہائی کورٹ کے 23 مارچ 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے کے۔ این۔ راجا گوپال شاستری، آر۔ ایچ۔ دھبر اور ڈی۔ گپتا۔

مدعا علیہ کے لیے وید۔ ویاس، ایس۔ این۔ اینڈلی، جے۔ بی۔ دادا چنجی، رامیشور ناتھ اور پی۔ ایل ووہرا۔

17 اکتوبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے فراہم کیا گیا تھا

ہیدایت اللہ جسٹس۔- یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ساتھ، ناگپور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک حوالہ میں دائر کی گئی ہے، جس کے ذریعے ہائی کورٹ نے مندرجہ ذیل سوال کا منفی جواب دیا:

" آیا ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے دفعہ 4(1)(a) کے معنی کے اندر، برطانوی ہندوستان میں، اکاؤنٹ کے سال میں، ٹیکس دہندہ کمپنی کے ذریعہ یا اس کی طرف سے 4,10,785 روپے کی قیمت کے سامان پر متناسب منافع موصول ہوا تھا یا موصول ہوا تھا۔

انکم ٹیکس کمشنر، مدھیہ پردیش اور بھوپال اپیل کنندہ ہیں، اور بھوپال ٹیکسٹائل لمیٹڈ، بھوپال مدعا دار ہے۔ تشخیص کے سال 45-1944 کے لیے، جو کمپنی غیر رہائشی تھی اسے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 4(1)(c) کے تحت 'رہائشی اور عام رہائشی' سمجھا جاتا تھا۔ حساب کے سال میں، اس نے اپنی تیار کردہ اشیا یا تو حکومت ہند یا آگرہ، الہ آباد اور دہلی میں اس کے نامزد افراد کو فراہم کی تھیں۔ حکومت کے حکم کے تحت، سامان براہ راست نامزد افراد کو بھیجا جاتا تھا، جنہوں نے سامان کے خلاف ادائیگی کی تھی۔ تمام سامان بھوپال کے لیے بھیجے جاتے تھے، اور ریلوے مال برداری اور دیگر چارجز خریداروں کو برداشت کرنے ہوتے تھے جن کو کمپنی کے ذریعے بھوپال میں امپیریل بینک کے ذریعے مرسل الیہ کے نام پر ریلوے رسیدیں بھیجی جاتی تھیں۔ بھوپال برانچ نے ریلوے رسیدیں آگرہ، الہ آباد اور دہلی میں بینک کی شاخوں کو بھیجیں، جنہوں نے

خریداروں سے واجب الادا رقم اکٹھا کی، اور انہیں امپیریل بینک، بھوپال کو منتقل کر کے کمپنی کے کریڈٹ میں بھیج دیا۔ ان حقائق پر، محکمہ کے پاس برطانوی ہندوستان میں موصول ہونے والی کل رقم 4,40,373 تھی۔ اس رقم میں سے 29,588 روپے کی رقم جو براہ راست حکومت کو فراہمی کی رسیدوں کی نمائندگی کرتی ہے اب تنازعہ میں نہیں ہے۔ بیلنس اس رقم کی نمائندگی کرتا ہے، جو حوالہ کا موضوع تھا۔

معمول کی اپیلوں کے بعد، اور کمپنی کی اس دلیل کو کہ برطانوی ہندوستان میں رقم موصول نہیں ہوئی تھی، ٹریبونل نے قبول نہیں کیا۔ ٹریبونل نے جمع کی جگہ کے بارے میں فیصلہ نہیں کیا۔ اس کے بعد ٹریبونل نے اوپر بیان کردہ سوال کا حوالہ دیا۔ ہائی کورٹ نے حوالہ کا فیصلہ کرتے ہوئے انڈین سیل آف گڈز ایکٹ، 1930 کے تحت جائیداد کی منظوری کے سوال پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ چونکہ سامان میں موجود جائیداد خریداروں کے پاس چلی گئی تھی، امپیریل بینک آف انڈیا، بھوپال کو "خریداروں کے ایجنٹوں کے طور پر ریلوے رسیدیں موصول ہوئی ہیں"۔ اس وجہ کو جاری رکھتے ہوئے، فاضل ججوں نے مشاہدہ کیا:

"اسی طرح آگرہ، الہ آباد اور دہلی میں بینک کی شاخوں نے بھی خریداروں کے ایجنٹوں کے طور پر کام کیا جب انہوں نے ان سے رقم اکٹھا کی اور اسے بھوپال برانچ میں منتقل کیا۔ اس نظریے میں، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ منافع برطانوی ہندوستان میں ٹیکس دہندہ کمپنی کو موصول ہوا ہے۔ اسے یہ رقم تب ملی جب وہ بھوپال برانچ میں اپنے کھاتے میں کریڈٹ کے طور پر پہنچی اور وہ برطانوی ہندوستان میں نہیں تھی مادی وقت پر۔"

ٹریبونل نے کمپنی کی آمدنی، منافع یا منافع کے جمع ہونے کی بنیاد پر اس معاملے کا فیصلہ نہیں کیا۔ اس کا فیصلہ اصل رسید کی حقیقت پر کیا گیا تھا، چاہے وہ برطانوی ہندوستان میں ہو یا بھوپال میں، جو اس وقت قابل ٹیکس علاقوں سے باہر تھا۔ لہذا، ہمیں خود کو اس مسئلے سے پریشان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سامان میں موجود جائیداد کمپنی کی طرف سے تصرف کا کوئی حق محفوظ کیے بغیر بالکل خریداروں کو منتقل کر دی گئی ہے۔ یہ کچھ شک کی بات ہے کہ ریلوے کی رسیدیں بینک کے حوالے کیے جانے کے بعد سامان خریداروں کے اختیار میں تھا یا نہیں۔ یہ ثبوت میں ہے اور انکم ٹیکس افسر نے کہا ہے کہ کمپنی نے، جب اس نے بھوپال میں امپیریل بینک کو ریلوے رسید سونپی تھی، تو اس نے ایک تعرفہ خط کے ساتھ ایسا کیا تھا جس میں اس نے بینک سے کہا تھا کہ وہ ریلوے رسید اور بل کو بل کی رقم اور کلیکشن چارجز کی ادائیگی کے خلاف خریداروں کو فراہم کرے۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، اگرچہ ہم کسی حتمی رائے کا اظہار نہیں کرتے ہیں، ہمیں شک ہے کہ آیا تصفیے کے حق کو کمپنی نے الگ کر دیا تھا۔

ریلوے رسید سامان کے حق کا ایک دستاویز ہے، اور، تمام مقاصد کے لیے، سامان کی نمائندگی کرتی

ہے۔ جب ریلوے کی رسید ادائیگی پر مرسل الیہ کنندہ کے حوالے کی جاتی ہے، تو سامان میں موجود جائیداد منتقل کر دی جاتی ہے۔ اس معاملے میں، یہ کافی شک کی بات ہے کہ آیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سامان میں موجود جائیداد خریداروں کو صرف اس حقیقت کی بنا پر منتقل کی گئی ہے کہ ریلوے کی رسیدیں مال برداروں کے نام پر ہیں، جیسا کہ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے۔ چونکہ ہم جمع ہونے کے سوال کا فیصلہ نہیں کر رہے ہیں، اس لیے ہم نقطہ کی وضاحت نہیں کرتے۔

اب اس سوال پر آتے ہیں کہ رقم کہاں سے موصول ہوئی، ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹریبونل کا نظریہ درست تھا۔ یہ آمدنی آگرہ، الہ آباد یا دہلی میں خریداروں سے کمپنی کے ایجنٹ کے طور پر کام کرنے والے امپیریل بینک کے ذریعے حاصل کی گئی تھی۔ کمپنی نے ریلوے کی رسیدیں بینک کے حوالے کر دی تھیں، اور بینک سے کہا تھا کہ وہ ریل وے کی رسیدیں خریداروں کے حوالے نہ کرے، جب تک کہ ادائیگی موصول نہ ہو جائے۔ یہ بینک کو کمپنی کا ایجنٹ بنانے کے لیے کافی تھا۔ خریدار کمپنی کی طرف سے بینک کو دی گئی ہدایات کو کالعدم نہیں کر سکتے تھے، جو وہ بلا شبہ کر سکتے تھے، اگر بینک ان کا ایجنٹ ہوتا۔ یہ اس عدالت نے کمشنر انکم ٹیکس بنام پی ایم راٹھوڈ اینڈ کمپنی ((1960) 1 ایس سی آر 401) میں بیان کیا تھا۔

مسٹر ویدویاس کا دعویٰ ہے کہ یہ معاملہ اس بنیاد پر ممتاز ہے کہ وہاں ریلوے کی رسیدیں "خود کے لیے" تھیں، جبکہ یہاں ریلوے کی رسیدیں، سامان وصول کرنے والے کے نام پر بنائی گئی تھیں۔ اس فرق پر کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ سامان کے حق کی دستاویز اس وقت تک کمپنی کی ملکیت تھی جب تک کہ اس کی ادائیگی موصول نہیں ہوئی اور اسے حوالے نہیں کیا گیا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ہماری رائے ہے کہ زیر بحث فیصلے کا اطلاق ہوتا ہے۔ مسٹر ویدویاس نے آخر کار دعویٰ کیا کہ فریقین کے درمیان معاہدہ یہ تھا کہ سامان بھوپال بھیجا جائے، اور قیمت بھی وہیں ادا کی جائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بھوپال میں بینک کو ریلوے رسیدیں حوالے کرنا معاہدے کو آگے بڑھانا تھا، کہ یہ رقم بالآخر بینک نے حاصل کی تھی اور بھوپال میں بھی حوالے کی گئی تھی؛ اور اس طرح، یہ سمجھا جانا چاہیے کہ رقم وہاں موصول ہوئی تھی۔ یہ، ہماری رائے میں، واقعی لین دین کی نوعیت کی نمائندگی نہیں کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ معاہدے کے تحت بھوپال میں ادائیگی کی جانی تھی لیکن حالات سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے الگ ہو گیا تھا، اور خریداروں کو ادائیگی کے خلاف رسیدیں حوالے کرنے کی درخواست کے ساتھ اپنے بینکروں کو ریلوے رسیدیں حوالے کرنے کے عام تجارتی عمل کی پیروی کی گئی۔ بینک، جیسا کہ ہم نے اوپر دکھایا ہے، اس طرح بیچنے والوں کا ایجنٹ تھا، جیسا کہ اس عدالت کے فیصلے میں بیان کیا گیا تھا، اور ایجنٹ کو ادائیگی کی حقیقت اس جگہ کا تعین کرتی ہے جہاں کمپنی کو رقم موصول ہوتی

ہے۔وہ جگہ آگرہ،الہ آباد یا دہلی میں تھی۔اس نقطہ نظر میں، آمدنی، منافع یا منافع کو قابل ٹیکس علاقوں میں موصول ہوا سمجھا جانا چاہیے،اور اس سوال کا جواب مثبت ہونا چاہیے۔

ہم اسی کے مطابق اپیل کی اجازت دیتے ہیں،اور مثبت انداز میں سوال کا جواب دیتے ہیں۔اپیل کنندہ یہاں اور ہائی کورٹ میں اپنے اخراجات کا حقدار ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
I attest to the accuracy and
authenticity of this document

12.06.24